https://www.dawn.com/news/1596787/total-impunity

(انگریزی سے اردو میں ترجمہ)

مکمل استثنٰی

ڈان کا اداریہ، 20 دسمبر 2020

ایک اور خاندان کے کسی پیارے کو جبری گمشدگی کا نشانہ بنا دیا گیا اور اس کے گھر والے یہ جاننے کے لیے کہ وہ کہاں ہے، دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ کچھ تفصیلات کے اختلاف سے یہ کہانی اب عام ہو چکی ہے۔ اگر گھر والے خوش قسمت ہوں تو جبری گمشدہ فرد چند گھنٹوں یا چند دنوں میں واپس لوٹ آتا ہے۔ مگر کچھ گھرانوں کے لیے یہ آزمائش کئی سال تک چلتی رہتی ہے جس کے دوران امید کی کوئی کرن بھی نظر نہیں آتی۔ اسی قسم کا ایک واقع اس ہفتے اسلام آباد ہائی کورٹ کے سامنے آیا۔ ایک وکیل کی جانب سے دائر کی گئی پٹیشن کے مطابق، ان کے شوہر، حزب التحریر کے ترجمان، تقریباً ایک دہائی سے گمشدہ ہیں۔ ایف آئی آر کے مطابق نوید بٹ کو 11 مئی 2012 کو انٹیلی جنس اہلکاروں نے لاہور میں ان کے گھر کے باہر سے اغوا کیا تھا۔ جبری گمشدگی کے انکوائری کمیشن کے سربراہ، ریٹائرڈ جسٹس جاوید اقبال نے 2018 میں کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ انہیں "خفیہ اسٹیبلیشمنٹ کے اداروں نے اٹھایا ہے اور وہ ان کی غیر قانونی قید میں ہیں"۔ یہ پٹیشن تقریباً تین سال بعد دائر کی گئی ہے، جبکہ اس دوران کمیشن اپنے اِس حکم نامے پر عمل درآمد کروانے میں ناکام رہا کہ "بغیر کسی تاخیر کے گمشدہ شخص کو اس کے سامنے پیش کیا جائے"۔ پیر کے دن عدالت کو بتایا گیا کہ جناب نوید آئی ایس آئی یا ایم آئی کے قبضے میں نہیں ہیں۔

یہ ایک تکلیف دہ سوچ ہے کہ اُس گمشدہ شخص کے گھر والوں کے پاس اب کیا راستہ رہ گیا ہے، جس کے انفرادی حقوق کے تحفظ کے لیے قواعد و ضوابط کی عمل داری (due process) کی اس قدر ڈھٹائی کے ساتھ بے حرمتی کی گئی ہو۔ کوئی بھی مہذب ملک اپنے لوگوں کو اس قسم کی تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔ اور اس قسم کے جرم کے مبینہ اغواکاروں کو جو استثنٰی ملا ہوا ہے وہ تاریخ کی چند انتہائی جابرانہ حکومتوں ہی کی پہچان ہے۔ اس صورتحال سے واضح ہے کہ کمیشن اپنے اختیارات کے ایک اہم پہلو کے حوالے سے بری طرح سے ناکام رہا ہے یعنی ان کا احتساب کرنا جو لوگوں کو جبری گمشدہ کر دیتے ہیں، اگرچہ کمیشن کچھ گمشدہ افراد کا پتہ لگانے میں کامیاب بھی رہا ہے۔ جب کوئی گمشدہ فرد مل جاتا ہے تو یہ قرار دیا جاتا ہے کہ وہ کیس 'سلجھ' گیا ہے۔ اگرچہ اس عمل سے متاثرہ خاندانوں کو سکھ کا سانس لینے کا موقع ملتا ہے مگر کبھی بھی اغواکاروں کو عدالت کے سامنے پیش نہیں کیا جاتا جو عملاً اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ اس قسم کے مجرمانہ واقعات جاری رہیں گے۔ کچھ ماہ قبل انٹرنیشنل کمیشن آف جیورسٹس نے کمیشن کے کام کے حوالے سے ایک سخت تنقیدی جائزہ جاری کیا تھا اور تجویز دی تھی کہ اس کی مدت میں مزید اضافہ نہ کیا جائے۔ لیکن اس کی مدت میں اضافہ کر دیا گیا اور جبری گمشدگی پر زبانی جمع خرچ جاری ہے۔

#FreeNaveedButt